متشددانہ فتویٰ نویسی: اصلاح احوال کی ضرورت

(۱)

از دار الافتاء دار العلوم اسلامیہ چار سدہ:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ اکثر لوگ قمیص میں کالر لگواتے ہیں۔ سنا ہے کہ یہ کالر نصاریٰ کے ساتھ مشابہت ہے۔ کیا یہ واقعی ممنوع ہے؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

بے شک کالر لگانا مشابہت بالنصاریٰ میں داخل ہے اور ناجائز ہے۔ (امداد الاحکام ج ۴ ص ۲۳۵)

(ماہنامہ 'النصیحۃ'۔ دار العلوم اسلامیہ چارسدہ، اگست ۲۰۰۴، ص ۳۴)

(۲)

محترم ڈین کلیہ مطالعات اسلامیہ وشرقیہ، پشاور یونیورسٹی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

پروفیسر عبد اللہ سے آپ کی دانش گاہ کے افتاء سیل کے بارے میں معلوم ہوا تو میں نے سوچا کہ درج ذیل مسئلے کے بارے میں آپ کے سیل کی رائے حاصل کروں۔ دار العلوم اسلامیہ، چارسدہ (صوبہ سرحد) کے ماہنامہ 'النصیحۃ' کے شمارہ اگست ۲۰۰۴ء/رجب ۱۴۲۵ میں صفحہ ۳۴ پر شائع شدہ ایک فتویٰ کی عکسی نقل منسلک کر رہا ہوں۔ حضرت مولانا احمد مجتبیٰ صاحب نے فتویٰ دیا ہے کہ قمیص میں کالر لگانا مشابہت بالنصاریٰ میں داخل ہے اور ناجائز ہے۔ اس فتویٰ کے لیے انہوں نے کسی آیت قرآنی، حدیث نبوی ﷺ یا فقہی اصول کا ذکر نہیں کیا اور محض ایک کتاب 'امداد الاحکام' کا سہارا لیا ہے، جس کے بارے میں یہ تک نہیں بتایا کہ یہ کس کی تصنیف ہے، کب شائع ہوئی ہے، کہاں سے شائع ہوئی ہے۔

میں نے کئی علما سے اس فتویٰ کے بارے میں بات کی، لیکن وہ تسلی بخش جواب نہ دے سکے یا دینا نہیں چاہتے تھے۔